130136 ـ نذر كا روزہ شوال كے چھ روزں پر مقدم ہوگا

سوال

ميں بيمار ہوگئى تو ميں نے نذر مانى كہ اگر مجھے شفايابى مل گئى تو ميں پندرہ دن كے روزے ركھوں گى، ليكن اس كے ليے ميں نے وقت كى تحديد نہ كى كہ كسى بھى وقت ركھ سكتى ہوں، الحمد للہ مجھے شفا حاصل ہوگئى اور ميں نے رجب ميں روزے ركھنے شروع كر ديے، پانچ روزے ركھے اور تھك گئى پھر پانچ روزے شعبان ميں ركھے، اور رمضان آ گيا تو ميں نے رمضان المبارك كے روزے ركھے، اور اب ہم شوال كے مہينہ ميں ہيں كيا پہلے ميں شوال كے چھ روزے ركھوں يا كہ كے نذر كے باقى مانندہ پانچ روزے پہلے ركھوں، برائے مہربانى مجھے معلومات فراہم كريں، اللہ تعالى آپ كو بركت سے نوازے .

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ كو چاہيے كہ پہلے اپنى نذر كے روزے ركھيں، اور پھر بعد ميں اگر شوال كے چھ روزے ركھنے ممكن ہوں تو شوال كے چھ روزے ركھ ليں، اور اگر نہ بھى ركھيں تو اس ميں كوئى حرج نہيں، كيونكہ شوال كے چھ روزے مستحب ہيں واجب نہيں.

ليكن نذر كے روزے فرض و واجب ہيں، اس ليے آپ پر واجب ہے كہ آپ نفلى روزوں سے پہلے فرض كى ابتدا كريں، اور اگر آپ نے پندرہ روزے مسلسل يعنى تسلسل كے ساتھ پندرہ روزے ركھنے كى نيت كى تھى تو پھر يہ تسلسل كے سا تھ ركھنا ضرورى ہيں، اور آپ كے ليے جائز نہيں كہ آپ عليحدہ عليحدہ روزے ركھيں كبھى پانچ اور كبھى كم يا زيادہ اس طرح پہلے روزے رائيگاں ہونگے.

ليكن اگر آپ نے غير مسلسل روزے ركھنے كى نيت كى تھى تو آپ پر باقى مانندہ پانچ روزے مكمل كرنا واجب ہيں اس طرح ان شاء اللہ آپ كى نذر كے روزے پورے ہو جائيں گے.

اور آپ كو اس كے بعد نذر نہيں ماننى چاہيے، كيونكہ نذر نہيں چاہيے، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم نذر مت مانو، كيونكہ نذر تقدير ميں سے كچھ واپس نہيں لاتى، بلكہ يہ تو بخيل سے نكالنے كا ايك بہانہ ہے "

اس ليے نہ تو كسى مريض كو نذر ماننى چاہيے اور نہ ہى تندرست كو، ليكن جب كوئى انسان اللہ كى اطاعت كى نذر

مانے تو اس کے لیے وہ نذر پوری کرنی واجب ہے، مثلا روزے اور نماز کی نذر.

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی اللہ کی اطاعت کی نذر مانی تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے، اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اللہ کی نافرمانی مت کرے "

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے.

اس لیے اگر کسی انسان نے کچھ محدود ایام کے روزے رکھنے کی نذر مانی یا پھر دو رکعت نما زکی یا صدقہ کرنے کی نذر مانی تو اس نے اطاعت کی جو نذر مانی ہے اسے پورا کرنا لازم ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مومنوں کی مدح اور تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وہ نذریں پوری کرتے ہیں، اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے الدھر (7).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں بیان ہوا ہے، اس لیے نذر شفایابی کا سبب نہیں، اور نہ ہی یہ مطلوبہ حاجت و ضرورت پوری کرنے کا سبب ہے، اس لیے اس کی کوئی ضرورت ہی نہیں.

لیکن یہ ایسی چیز ہے جو انسان اپنے لیے لازم کرتا ہے اور اس طرح بخیل سے نکالا جاتا ہے، پھر اس کے بعد وہ نادم ہوتا اور حرج میں پڑ جاتا ہے کہ کاش وہ نذر نہ ہی مانتا.

اس لیے الحمد للہ شریعت مطہرہ وہ کچھ لائی ہے جو لوگوں کے زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے اور وہ نذر ممنوع ہے کہ نذر نہ مانی جائے " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.